ساڑھے سات تولے سے کم سونے کے ساتھ کچھ کیش ہو، تو زکوۃ کا حکم

ریفرنس نمبر: pin 6868

تاریخ: 21.12.2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ زید کے پاس تین تولہ سونا اور 50 ہزار روپے ہیں، اس کے علاوہ اس پر 50 ہزار روپے ہی قرض ہے، تو اس پر زکوٰۃ فرض ہو گی یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللّٰھم ھدایۃ الحق و الصواب

صورتِ مسئولہ میں زید پر زکوٰۃ فرض ہو گی، کیونکہ اصول یہ ہے کہ اگر صرف سونا ہو اور اس کے ساتھ مالِ زکوۃ میں سے کسی اور جنس کا کوئی بھی مال (مثلاً چاندی، روپیہ پیسہ، مالِ تجارت، پرائز بانڈ وغیرہ) موجود نہ ہو، تو زکوٰۃ تب ہی فرض ہو گی کہ جب سونا وزن کے اعتبار سے ساڑھے سات تولے ہو، لیکن اگر سونا ساڑھے سات تولے سے کم ہو اور اس کے ساتھ مالِ زکوۃ میں سے کسی اور جنس کا کوئی بھی مال (مثلاً چاندی، روپیہ پیسہ، مالِ تجارت، پرائز بانڈ وغیرہ) موجود ہو، تو اس صورت میں فرضیتِ زکوۃ کا نصاب "ساڑھے 52 تولے چاندی کی مالیت" ہے، پھر اگر قرض ہو، تو اسے سونے اور دیگر اموالِ زکوٰۃ کی کل مالیت میں سے مائنس کرنے کے بعد بچنے والی رقم ساڑھے 52 تولہ چاندی کی مالیت کے برابر پہنچتی ہو، تو قرض کے علاوہ اس تمام مال کی زکوۃ فرض ہو گی اور اگر نہیں پہنچتی، تو زکوٰۃ فرض نہیں ہو گی اور چونکہ صورتِ مسئولہ میں تین تولہ سونا اور 50 ہزار روپے کو ملانے سے چاندی کا نصاب بن جاتا ہے اور اس کی ٹوٹل اماؤنٹ میں سے قرض کے 50 ہزار روپے مائنس کیے جائیں، تب بھی یقیناً ساڑھے 52 تولہ چاندی کی مالیت سے زیادہ مالیت باقی رہتی ہے، لہٰذا زید پر زکوٰۃ فرض ہو گی۔

اگر صرف سونا ہو، تو زکوٰۃ اس وقت فرض ہو گی کہ جبکہ وہ ساڑھے سات تولہ مکمل ہو۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لیس فیما دون مائتی درھم شئ ولا فیما دون عشرین مثقالا ذھبا شئ" ترجمہ: دو سو درہم (ساڑھے باون تولہ چاندی) سے کم میں کوئی چیز نہیں ہے اور بیس مثقال (ساڑھے سات

تولہ سونے) سے کم میں کوئی چیز نہیں ہے۔ (الاموال لابن زنجویه، ج3، ص987، مطبوعه السعودیة)

تحفۃ الفقہاء میں ہے:"اما الذهب المفرد ان یبلغ نصابا و ذلک عشرون مثقالا ففیه نصف مثقال و ان کان اقل من ذلک فلا زکاة فیه"ترجمہ: صرف سونا ہو، تو اگر وہ نصاب کو پہنچے، تب اس میں زکوٰۃ فرض ہو گی اور سونے کا نصاب بیس مثقال (یعنی ساڑھے سات تولہ) سونا ہے اور اگر سونا اس سے کم ہو، تو اس میں زکوٰۃ فرض نہیں ہو گی۔ (تحفة الفقهاء، ج1، ص266، دار الکتب العلمیة، بیروت)

اگر سونا ساڑھے سات تولہ سے کم ہو اور اس کے ساتھ مالِ زکوۃ میں سے کسی اور جنس کا کوئی بھی مال (مثلاً چاندی، روپیہ پیسہ، مالِ تجارت، پرائز بانڈ وغیرہ) موجود ہو، تو اس صورت میں وجوبِ زکوۃ کا نصاب "ساڑھے 52 تولے چاندی کی مالیت" ہے۔ تبیین الحقائق میں ہے:"تضم قیمة العروض الی الذهب و الفضة و یضم الذهب الی الفضة بالقیمة فیکمل به النصاب لان الکل من جنس واحد"ترجمہ: سامان کی قیمت کو سونے چاندی کی قیمت کے ساتھ ملایا جائے گا اور سونے کو قیمت کے اعتبار سے چاندی کے ساتھ ملایا جائے گا تاکہ نصاب مکمل ہو جائے، کیونکہ یہ سب ایک ہی جنس سے ہیں۔ (تبیین الحقائق، ج1، ص281، مطبوعه ملتان)

مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی وقار الدین قادری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:"سونے کی مقدار ساڑھے سات تولے اور چاندی کی مقدار ساڑھے باون تولے ہے۔ جس کے پاس صرف سونا ہے، روپیہ پیسہ، چاندی اور مالِ تجارت بالکل نہیں، اس پر سوا سات تولے تک سونے میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے، جب پورے ساڑھے سات تولہ ہو گا، تو زکوٰۃ فرض ہو گی، اسی طرح جس کے پاس صرف چاندی ہے، سونا، روپیہ پیسہ اور مالِ تجارت بالکل نہیں ہے، اس پر باون تولے چاندی میں بھی زکوٰۃ فرض نہیں ہے، جب ساڑھے باون تولہ پوری ہو یا اس سے زائد ہو، تو زکوٰۃ فرض ہو گی۔ لیکن اگر چاندی اور سونا دونوں یا سونے کے ساتھ روپیہ پیسہ، مالِ تجارت بھی ہے، اسی طرح صرف چاندی کے ساتھ روپیہ پیسہ اور مالِ تجارت بھی ہے، تو وزن کا اعتبار نہ ہو گا، اب قیمت کا اعتبار ہو گا، لہٰذا سونا چاندی، نقد روپیہ اور مالِ تجارت سب کو ملا کر، اگر ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو جائے، تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔" (وقار الفتاوی، ج2، ص384 تا 385، بزم وقار الدین، کراچی)

DARUL IFTA AHLESUNNAT

مختلف جنس کے اموالِ زکوٰۃ ملا کر ٹوٹل اماؤنٹ میں سے قرض کو مائنس کیا جائے گا، اگر بچنے والی رقم ساڑھے 52 تولہ چاندی کی مالیت کے برابر پہنچتی ہو، تو قرض کے علاوہ اس تمام مال کی زکوٰۃ فرض ہو گی اور اگر نہیں پہنچتی، تو زکوٰۃ فرض نہیں ہو گی۔ چنانچہ تنویر الابصار مع الدر میں ہے:" (فلا زکاۃ علی۔۔مدیون للعبد بقدر دینہ) فیزکی الزائد ان بلغ نصابا"ترجمہ: جس پر کسی بندے کا قرض ہو، اُس قرض کی مقدار زکوٰۃ نہیں ہو گی۔ ہاں! اگر قرض نکال کر بچنے والا بقیہ مال، نصاب کو پہنچ جائے، تو اُس کی زکوٰۃ دینی گی۔

(تنویر الابصار مع الدر، ج3، ص214تا215، مطبوعہ پشاور)

فتاوی اہلسنت احکامِ زکوٰۃ میں ہے:"صورتِ مسئولہ میں اگر آپ کے پاس صرف یہی سونا ہے، اس کے علاوہ سونا، چاندی، تجارت کا سامان اور رقم وغیرہ نہیں، تو زکوٰۃ جس نصاب پر فرض ہوتی ہے، اس اعتبار سے آپ صاحبِ نصاب نہیں ہیں کہ صرف سونا ہو، تو فرضیتِ زکوٰۃ کے لیے اس کا نصاب ساڑھے سات تولہ سونا ہے، لہٰذا اس حالت میں سال پورا ہونے پر آپ پر زکوٰۃ بھی فرض نہیں ہو گی اور اگر سونے کے ساتھ کچھ چاندی، اگرچہ ایک انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو یا سامانِ تجارت یا رقم ضرورت سے زائد ہو، تو زکوٰۃ کا نصاب تو بن جائے گا، اس لیے کہ اب سونے کے نصاب کا اعتبار نہ ہو گا، بلکہ چاندی کے نصاب سے موازنہ کیا جائے گا اور وہ ساڑھے باون تولہ چاندی ہے، لیکن آپ پر اتنا قرض بھی ہے کہ اس قرض کو آپ کے مال سے نکالیں، تو نصاب باقی نہیں رہے گا، اس لیے اس طرح بھی آپ پر زکوٰۃ فرض نہیں ہو گی۔"

(فتاوی اہلسنت احکامِ زکوٰۃ، ص110، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

16جمادی الاولیٰ1443ھ21دسمبر2021ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے